غیرت کے نام پر عورت کا قتل

☆ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

Abstract

Since human being exist in this World the dispute and Murder among people in continue. The first case of Human / Honor Killing was the son of Adam,

There are several causes of honor killings: For example. Marriage of the women without the permission of her parent, involvement immoral activities, personal and family disputes / conflict, disobedient of her husband Property / acquisition of inheritance. In this article we explained all the reason of Honor Killing and its salutation in the light of Shariah / Islamic Law.

"واذابشر احدهم بالانثى ظل وجهه مسودًا وهو كظيم . يتوارى من القوم من سوٓء مابشربه ايمسكه على هون ام يد سه فى التراب الا سآء ما يحكمون"(۱)

ترجمہ:۔ان میں سے جب کسی لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔اس بُری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے، آہ! کیا ہی بُرے فیصلے کرتے ہیں؟۔

"واذالموء دة سلت باى ذنب قتلت "(۲). ترجمہ:۔اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟

"ومن يقتل مومنا متعمدا فجز آوه جهنم خالدا فيهاوغضب الله عليه ولعنه واعد له عذاباً عظيماً."(۳)

ترجمہ:۔اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے،اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا،اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے،اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔

"عن انس قال رسول اللهﷺ انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول الله انصر مظلوما فكيف انصر ظالما فقال تمنعه من الظلم فذلک نصرک اياه."(۴)

ترجمہ:۔حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو مظلوم ہو یا ظالم پھر ایک آدمی نے کہا اللہ کے رسول میں مظلوم کی مدد کروں گا پس ظالم کی مدد کیسے (کروں)؟ پس آپ نے فرمایا ظالم کو ظلم سے روکو پس تمہاری مدد ہے اس کی۔

☆ چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

"عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ فالا مام علی الناس راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عن رعیتہ والمراۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم". (5-i)

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار تم میں سے ہر ایک نگبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اپنے رعایا کے متعلق ذمہ دار ہے پس وہ حاکم جو لوگوں پر نگہبان ہے اور وہ اپنے رعایا کے متعلق جوابدہ ہے، ذمہ دار ہے۔اور وہ شخص اپنے گھر والوں پر ذمہ دار ہے (نگہبان ہے) اور اس سے اپنے رعایا کے متعلق پوچھا جائیگا اور وہ عورت اپنے گھر اور اسکی اولاد کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا".

ہماری آج کی گفتگو کا موضوع "غیرت کے نام پر عورت کا قتل" ہے۔انسانی تاریخ میں غیرت کے نام پر عورت کے قتل کی مثالیں زمانہ جاہلیت ہی سے ملتی ہیں۔جیسا کہ قرآن مجید کی مذکورہ آیات اور ان کے شان نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اپنے ہاں بچیوں کی پیدائش کا سن کر شرمندگی کے باعث کئی کئی دن اپنے گھروں ہی میں روپوش رہتے تھے اور ان میں بعض بد بخت تو اپنی نومولود بچی کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔اسلام میں انسانی جان کی حرمت کو مقاصد شریعہ میں ذکر کیا ہے جو یہ ہے:۔

۱۔ایمان۔۲۔دین۔۳۔عقل۔۴۔نسل۔۵۔مال کی حفاظت۔

زیر بحث موضوع میں غیرت کو غالباً عرفی معنوں (یعنی غیرت انسانی) میں استعمال کیا گیا ہے۔ویسے اگر حقیت کی نظر سے دیکھا جائے تو راقم کی طالب علماء نے نظر میں غیرت کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ غیرت ایمانی۔ ۲۔ غیرت انسانی۔

انسانی تاریخ میں جہاں تک غیرت کی بنیاد پر قتل کا تعلق ہے تو اس کا آغاز بھی انسانی تاریخ ساتھ ہی ہو گیا تھا جس کی ایک مثال حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کے ہاتھوں ہابیل کا قتل ہو گیا تھا(5-ii)۔

جہاں تک غیرت ایمانی کا تعلق ہے تو (آج کل دُنیا توہین رسالت کے نام سے بھی یاد کرتی ہے) تو "اس بنیاد پر دور رسالت میں متعدد واقعات پیش آئے ان تمام واقعات میں مشترکہ عمل یہ ہے کہ توہین رسالت (غیرت ایمانی) توہین رسالت کے مرتکب افراد کو مسلمانوں نے اس واقعہ سے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کیے بغیر ہی قتل کر دیا بعد میں جب رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے واقعہ کی صحت کی جانچ کر لی تو آپ ﷺ نے سزائے موت کو درست قرار دے دیا"۔(5-iii) اس سلسلے کی دیگر مثالوں میں سابق ہندوستان میں رونما ہونے والے متعدد واقعات رونما ہوئے جن کے جنوبی ایشیا کے مسلم معاشرے اور سیاست پر انمٹ اثرات مرتب ہوئے۔

ان میں سے ایک مشہور واقعہ متھرا کے راجہ کا ہے جسے توہین رسالت کا مجرم پایا گیا اور مغل شہنشاہت کے چیف جسٹس نے اُسے سزائے

موت دی۔ مغل شہنشاہ نے متھرا کے راجہ کی زندگی بچانے کی سرتوڑ کوشش کی، لیکن عدلیہ نے مغل شہنشاہ کی درخواست پر غور کرنے سے انکار کردیا۔(5-iv)

اس کے علاوہ برطانوی دورِ حکومت کے دوران ۱۹۲۰ء کے عشروں میں ہندوؤں کی طرف سے توہین رسالت کے معدد واقعات پیش آئے۔ جو ہندوؤں کی تحریکوں ''شدھی'' اور ''سنگھٹن'' کا حصہ تھے۔ ان تحریکوں کا مقصد مسلمانوں کو ہندو بنانا تھا۔ چنانچہ توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے تمام ہندوؤں کو (غیرت ایمانی کی بنیاد پر) مسلمانوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ان مسلم رضا کاروں پر برطانوی حکومت کے تحت مقدمات چلائے گئے اور انہیں ''تعزیرات ہند'' کے تحت سزا موت دی گئی۔

ان میں غازی علم الدین خاص طور پر قابل ذکر ہے جس نے ۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء لاہور میں ایک ہندو راج پال کو قتل کر دیا تھا۔ ان کو سزائے موت ہوگئی تھی جس کے خلاف آخر اپیل کی پیروی خود قائداعظم محمد جناح نے کی۔ جب غازی کی اپیل مسترد کر دی گئی اور اُس کو ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۰ پھانسی پر لٹکا دیا گیا''۔(5-v)

اس طرح کے ایک اور واقعہ میں ایم ہندو وکیل نتھورام نے حصور نبی پاک کی شان میں توہین آمیز کلمات کہہ کہ مسلمانوں میں غصہ اور اشتعال پھیلایا۔ ایک کو جوان عبدالقیوم نے ستمبر ۱۹۳۴ء میں اس گستاخ وکیل کو کراچی کی بھر عدالت میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ انہیں بھی مسلمان آج تک غازی عبدالقیوم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ غازی پر برطانوی حکومت نے مقدمہ چلایا اور غازی عبدالقیوم کو موت کی سزا دے دی گئی''۔(5-vi)

ان واقعات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان کی حیثیت سے ان غازیوں کے دلی جذبات کیا تھے؟ اور اُنھوں نے یہ کام صرف غیرت ایمانی کی بنیاد پر کیا۔ چنانچہ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے ان کے دلی جذبات کیا تھے؟ ان مقدمات میں ایک اور بات بھی مشترک نظر آتی ہے۔ ان تمام رضا کاروں نے گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنے کے بعد فرار ہونے کے بجائے ازخود برطانوی پولیس کے سامنے پیش ہوکر اقبال جرم کیا۔ ان میں سے تقریباً سبھی کو ان کے بہی خواہوں نے مشورہ دیا کہ وہ اپنی جان بچانے کے لیے عدالت میں ارتکاب جرم سے انکار کردیں، لیکن سبھی نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ بعض وکلاء نے اپنے موکلوں کو یہ موقف اختیار کرنے کا مشورہ دیا کہ اچانک اور شدید اشتعال کے باعث وہ خود پر قابو نہ رکھ سکے تھے، چنانچہ انتہائی اشتعال کے عالم میں یہ قتل سرزد ہوا۔ لیکن غازیوں نے وکلاء کا یہ مشورہ بھی قبول کرنے سے انکار کردیا، کیونکہ جیسا کہ خود ان کا کہنا تھا، وہ تو شہادت کی پاکیزہ سعادت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ حضور نبی کریم کے دور کی طرح توہین رسالت کے ان مقدمات کا ''فیصلہ'' بھی گواہوں کی شہادت کی بنیاد پر نہیں بلکہ ملزموں کے رضا کارانہ ''اقبال جرم'' کی بنیاد پر ہی کیا گیا تھا۔(5-vii)

اس کی تازہ مثال ممتاز قادری کا واقعہ ہے۔ جو 04 جنوری 2011ء کو اسلام آباد کے سیکٹر ایف 6/3 کی کوہسار مارکیٹ میں پیش آیا۔

جب ہم انسانی جان کی حفاظت بات کرتے ہیں تو اس میں مرد اور عورت دونوں داخل ہیں۔ مگر عورت کا معاملہ مردوں کی نسبت زیادہ حساس ہے اسی وجہ سے قرآن پاک میں بے گناہ عورتوں پر الزام لگانے کو بہتان عظیم قرار دیا ہے اور عدم ثبوت کی صورت میں اس پر حد جاری کی ہے جو کہ (اسی) 80 کوڑے ہیں۔(۶) اس آیت کے شان نزول کے سلسلے میں ملاحظ فرمائیں صحیح بخاری، کتاب التفسیر۔(۷)

اسی لئے قرآن پاک میں عورت کی عزت کو داغدار کرنے والے کیلئے جو سزا مقرر کی اس کو اہل علم حد میں شمار کرتے ہیں۔ یہ اتنا سنگین معاملہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی اور سزا دونوں کو ایک جگہ ذکر کیا ہے تاکہ قیامت تک اس سزا کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص اس غلطی کا ارتکاب نہ کرے۔

انسانی معاشرے میں انسان کے ہاتھوں انسان کی تذلیل، تحقیر، استحصال اور اس کا قتل، جیسے جرائم کے اسباب اور محرکات کا جائزہ لیں تو اس میں سب سے پہلے انسان کی لاعلمی اور جہالت آتی ہے۔ قرآن پاک میں انسان کی ان دونوں بنیادی کمزوریوں کا ذکر سورۃ الاحزاب میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے ''**انہ کان ظلوماً جھولاً**''.(۸)

اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ظلم و جہالت انسان کی فطری اور ایک بنیادی کمزوری ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جہالت بذات خود ایک بہت بڑا ظلم ہے لیکن عموماً ظلم کا ارتکاب یا تو غفلت اور جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے یا جذبات پر قابو نہ ہونے کی وجہ سے۔ بنیادی اسلامی تعلیمات سے لاعلمی کی بنیاد پر انسان دنیا اور آخرت کا نقصان کر بیٹھتا ہے۔

غیرت کے نام پر انسان (عورت) کے قتل کے اسباب (جن کا ذکر آگے آرہا ہے) خواہ کچھ بھی ہوں ایک چیز حتمی اور یقینی ہے کہ اس کے انجام کا سامنا بہر حال اس کو تنہا ہی کرنا پڑتا ہے۔ قرآن پاک میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔''**و من اساء فعلیھا**''(۹) ترجمہ ''اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے''۔

ہم اپنی بات کو آگے بڑھانے سے پہلے یہاں اپنے سامعین کو مختصراً مقاصد شرعیہ کے بارے میں بتانا مناسب خیال کرتے ہیں۔

امام غزالی فرماتے ہیں: ''مصلحت اصل میں جلب منفعت، اور دفع ضرر کا نام ہے۔ اور مخلوق کے لیے شرعی مقاصد ہیں۔ جن مقاصد کے حصول میں مخلوق کا فائدہ ہے۔ جن کے تحفظ کو مقاصد شرعیہ کا نام دیا جاتا ہے مخلوق کے لیے شرعی مقاصد درجہ ذیل پانچ ہیں: ا۔ایمان کی حفاظت۔۲۔دین کی حفاظت۔۳۔عقل۔۴۔نسل۔۵۔مال کی حفاظت۔ (۱۰)

اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ ایوبی لکھتے ہیں۔ یہاں امام غزالیؒ نے مقاصد کی کوئی باقاعدہ تعریف نہیں کی۔ بلکہ مقاصد کی تعداد اُنکی رعایات اور محافظت سے متعلق عمومی انداز میں بات کی۔(۱۱) سیف الدین آمدی فرماتے ہیں۔

''**المقصد من شرع الحکم جلب المصلحۃ او ردالمفاسد حصل لہ من مجموع ذلک.... ولا قیاس خاص**''.(۱۲)

احکام شریعت کا مقصد جبل مفقعت ، دفع ضرر یا دونوں کا مجموعہ ہے۔ متاخرین میں ہے مقاصد شریعت کے حوالہ سے نمایاں نام اور ان کی بیان کردہ تعریفات درج ذیل ہیں:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ ولی اللہ دین کے اسرار، احکام کی حکم اور انکے مقائق مخصوص اعمال کی حکم اور اُنکے نکات کے علم کا نام، مقاصد شریعت ہے۔(۱۳)

علال الفاسی:

علال الفاسی کے بقول شارع کی طرف سے احکام شریعت میں رکھی جانیوالی حکمتوں کو مقاصد شریعت کہتے ہیں(۱۴)

یوسف القرضاوی

یوسف قرضاوی فرماتے ہیں کہ:'' مقاصد شریعت وہ ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی ہے۔ رسول معبوث کئے اور احکام کو تفصیلاً بیان کیا لہٰذا شریعت انسان کی مادی، معنوی، انفرادی اور اجتماعی مصالح کا خیال رکھتی ہے''۔(۱۵)

ڈاکٹر وہبہ زحیلی

وہبہ زحیلی کے بقول:''وہ نمایا اہداف مقاصد شریعہ ہیں، جو شارع نے تمام احکام میں ملحوظ رکھے ہیں۔ گویا یہ تعریف ابن عاشور اور علال الفاسی کی تعریفات کا مرکب ہے'' ۔(۱۶)

اسی وجہ سے کسی دانشور نے کہا ہے کہ'' ظالم اپنے ظلم کی وجہ سے مظلوم کی دنیا اور اپنی آخرت برباد کر لیتا ہے''۔ بلکہ میں اس سے تھوڑا آگے بڑھ کر یہ کہنے کی جسارت کر رہا ہوں اس قتل جیسے بھیانک فعل کی بنا پر ظالم آدمی دنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر بیٹھتا ہے۔ اب ہم غیرت کے نام پر عورت کے قتل کے اسباب پر ایک نظر ڈالنے سے پہلے "Honor Killings" کی تعریف کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

Human Rights watch defines Honor Killings as follows:

Honor killings are acts of vengeance, usually death, committed by male family members against female family members, who are held to have brought dishonor upon the family. A woman can be targeted by (individuals within) her family for a variety of reasons, including: refusing to enter into an arranged marriage, being the victim of a sexual assault, seeking a divorce-even from an abusive husband-or (allegedly) committing adultery. The mere perception that a woman has behaved in a way that "dishonors" her family is sufficient to trigger an attack on her life.(17)

"Honor Killing" کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے:

''یہ ایسے افعال کا نام ہے جو عام طور پر موت کی صورت میں خاندان کے مرد افراد کے ہاتھوں خاندان کی عورتوں کی موت کی

صورت میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جو کہ خاندان کی عزت نفس مجروح ہونے کے سبب واقع ہوتے ہیں۔ کوئی بھی عورت اپنے خاندان کی جانب سے مختلف وجوہات کی بنا پر اس ظلم کا نشانہ بنتی ہے۔

وجوہات (Causes)

غیرت کے نام پر عورت کے قتل کے اسباب:۔

اگر ہم غیرت کی بنا پر قتل ان اسباب کا جائزہ لیں تو اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے عوامل ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ گھر والوں کی مرضی کے بغیر شادی کرنا۔ 2۔ شادی سے پہلے یا بعد میں غیر محرم سے تعلقات۔
3۔ غیر اخلاقی حرکات۔ 4۔ غیر محرم مردوں سے گفتگو۔
5۔ خاندانی و علاقائی رسم و رواج اختیار نہ کرنا۔ 6۔ خاندان و ذات برادری سے باہر شادی کرنا۔
7۔ ذاتی و خاندانی اختلافات۔ 8۔ جائیداد کے حصول کیلئے۔
9۔ جائیداد میں عورت کا حصہ بچانے کیلئے۔ 10۔ شرعی پردہ نہ کرنے کی صورت میں۔
11۔ خاندان کی طرف سے طے شدہ رشتے سے انکار۔
12۔ خاوند کی نافرمانی۔ 13۔ ہم جنس پرستی کی بناء پر۔
14۔ کلچر و ثقافت کو چھوڑنا۔ 15۔ عورت کا اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا۔

غیرت کی بنیاد پر قتل کی وجوہات کا احاطہ کرنا کافی پیچیدہ ہے۔ بہت سارے ممالک میں عزت کی بنیاد پر قتل سے متعلقہ مواد منظّم انداز میں اکٹھا دستیاب نہیں ہے اور ان میں اکثر قتل کی اطلاع خاندان کی طرف سے دی جاتی ہے۔(18) اگرچہ غیرت کی بنیاد پر قتل کے اکثر واقعات کا تعلق ایشیائی ممالک سے ہے خاص طور پر جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ممالک۔(19) تاہم اس طرح کے واقعات پوری دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ 2000ء میں اقوام متحدہ کے اندازے کے مطابق ہر سال غیرت کی بنیاد پر قتل ہونے والوں کی تعداد 5000 کے قریب ہے۔(20) ایک اندازے کے مطابق عورتوں کے حقوق کی آواز بلند کرنے والے گروپوں کا اندازہ ہے پوری دنیا میں تقریباً 20000 عورتیں سالانہ غیرت کے نام پر قتل کی جاتی ہیں۔(21)

قتل صرف عزت نفس کی وجہ سے نہیں بلکہ اور جرائم بھی اس میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔ جیسے تیزاب گردی، بُرے طریقے سے مارنا، اذیت دینے کے مختلف حربے استعمال کرنا۔ برطانیہ 2010ء میں پولیس نے 2823 اس طرح کے جرائم ریکارڈ کئے ہیں۔(22)

شریف کنانہ (Sharif Kanaana) جو کہ Brizeit University میں انتھروپالوجی کے پروفیسر ہیں غیرت کی

وجہ سے قتل کے بارے میں لکھتے ہیں۔ایک انتہائی پیچیدہ مسئلہ جس میں عرب معاشرے کی تاریخ کو انتہائی زد پہنچاتی ہے کہ خاندان کے مرد یا قبیلہ کے لوگ عورتوں پر کنٹرول حاصل کرنے لے لیے انہیں ہراساں کرتے ہیں ۔ قبیلے کی عورتیں صرف بچے پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔

غیرت کی بناء پر قتل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنسی طاقت یا رویے کو کنٹرول کرلینا بلکہ اس کے پیچھے عورت کا حاملہ ہونا یا بچے جننے کی استعداد کا پایا جانا ہے۔(23) ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق غیرت کی بنیاد پر قتل ایک ناقابل معافی جرم ہے۔وہ عورتیں جن پر زنا کا شک کیا جاتا ہے انہیں اپنی دفاع کا موقع تک فراہم نہیں کیا جاتا۔خاندان کے افراد اس کا متبادل قبول کرنے کے لیے بالکل تیار نہیں ہوتے بلکہ عورتوں کو قتل کر کے اپنے جذبات کی تسکین حاصل کرتے ہیں۔(24)

کیرولن فلوتھرلوئن جو کہ تر ہوڈ آئی لینڈ کالج میں انتھروپالوجی کی پروفیسر ہیں وضاحت کرتی ہیں: ''کہ ثقافتوں سے متعلق اصطلاحات کی روشنی میں غیرت کی بناء پر قتل کو کس انداز سے دیکھا جاسکتا ہے۔وہ لکھتی ہے کہ کسی بھی عورت کا جنسی بے راہ روی کا عمل اُس خاندان کے ثقافتی مفادات کو تہہ و بالا کر دیتا ہے اور نہ ختم ہونے والا قتل و غارت گری کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔اس شرمندگی کے ازالے کے لیے صرف واحد راستہ عورت کا قتل ٹھہرتا ہے۔اس طرح معاشرتی توازن بحال ہوجاتا ہے''۔(25)

عورتوں کا بدلتا ہوا کلچر اور معاشی Status کو بھی غیرت کی وجہ سے قتل کے تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔جب ایک عورت اپنے خاندان سے معاشی انحصار سے چھٹکارا پالیتی ہے تو وہ اپنے مردوں کے غالب ثقافتی کلچر کی خلاف ہوجاتی ہے۔

کچھ محقق دعویٰ کرتے ہیں کہ:'' ذمہ داریوں کے بوجھ کا والدین سے عورتیں کی طرف انتقال خاندان کے مرد افراد کے اشتعال کا سبب بن رہا ہے اور بعض اوقات اس کے سبب مرد عورتوں کو قتل کردیتے ہیں۔کلچر میں اس طرح کی تبدیلی کا اثر مغربی ثقافتوں جیسے کہ برطانیہ وغیرہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جہاں پر عورتوں کو قتل کرنے کی وجہ اُن کا آزادی حاصل کرنے اور مغربی اقدار کو اپنانے کا بڑھتا ہوا رجحان ہے''۔(26)۔

کچھ ماہرین درجہ ذیل اقدامات کو بھی غیرت کی بنا پر قتل کی بنیاد قرار دیتے ہیں:۔

''وہ عورتیں جو وہاں سے مشرق وسطی یا جنوبی ایشیائی ممالک کی طرف مغربی لباس میں ملبوس یا بوائے فرینڈ یا ارینج میرج سے انکار جیسے اقدامات کرتی ہیں انہیں قتل کردیا جاتا ہے''۔(27)

Hina Jillani ایک معروف قانون دان اور حقوق نسواں کی سرگرم رُکن ہیں کہتی ہیں:

''کہ عورتوں کی زندگی کا حق پاکستان میں اُن کا معاشرتی اقدار اور روایتوں کی پیروی کرنے کی شرط کے ساتھ منسلک ہے''(28)۔

نگہت توفیق جو کہ شرکت ویمن ریسورس سنٹر لاہور سے منسلک ہیں کہتی ہیں:۔

''عورتوں کے خلاف کام کرنا ایک غیر مقدس اتحاد ہے۔عورتوں کو قتل کرنے میں تکبر یا فخر محسوس کیا جاتا ہے۔قبائلی سردار اس عمل کو جائز قرار دیتے ہیں اور قاتلوں کو دفاع کرتے ہیں اور پولیس ان پر پردہ ڈالتی ہے''۔(29)

جولائی 2008ء میں Dicle یونیورسٹی کی ایک ٹُرکش سٹڈی ٹیم Southeastern Anatolia Region میں غیرت کی بنا پر قتل کے بارے میں رپورٹ کرتی ہے۔

''ترکی کے غالب کُرد علاقے میں ابھی تک یہ دیکھا گیا ہے کہ غیرت کی بناء پر قتل کرنے کے ہلکے سے واقعات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔وہ مزید تبصرہ کرتے ہیں کہ کہ قتل وغارت صرف قبائلی پس منظر والے علاقوں تک محدود نہیں ہے۔بلکہ انتہائی پڑھے لکھے اور یونیورسٹی کے فضلاء میں بھی یہ کلچر پایا جاتا ہے۔ یہ تمام سروے 60% اُن لوگوں سے متعلق میں جو سکول یا University کے گریجویٹس یا فضلا ہیں''۔(30)

''فے رینہ عالم جو مسلم میگزین کی ایڈیٹر ہیں لکھتی ہیں کہ:"H.Killing" جو کہ مغربی تہذیبوں، جیسا کہ برطانیہ وغیرہ میں پروان چڑھ رہا ہے۔مختلف ممالک سے آئی ہوئی فیملیز میں زیادہ ہے۔عالم دعویٰ کرتی ہے کہ یہ خاندان اپنی خاندانی ثقافت اور رشتہ داروں سے زیادہ قریب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مغربی تہذیبوں میں Adjust نہیں ہو پاتیں''(31)

Relation to Homosexuality

''کچھ ایسے آثار بھی ملے ہیں کہ خاندان کی طرف سے غیرت کی بنا پر قتل ہم جنسی پرستی بھی ہے۔ یہاں تک کہ ایک سوڈانی شخص نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا''۔(32)

ایک دوسرے کیس میں ایک ہم جنس پرست ترکش طالب علم کو ایک کیفے کے باہر قتل کر دیا گیا۔معاشرتی مفکرین نے اسے مرد کو غیرت کرنے کا پہلا واقعہ قرار دیا(33)

Allegations & Rumors about a Family member

''خاص تہذیبوں میں کسی عورت کے خلاف الزام صرف اتنا ہی کافی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنے خاندان کی عزت کو داغ دار کر دے''۔(34)

(Views on Women)

''غیرت کی وجہ سے قتل عورتوں کے مقام سے متعلق ہیں۔مردوں کے غالب معاشرے میں عورتوں کا پہلے تو اپنے والدین پر انحصار ہوتا ہے اور پھر اپنے خاوند پر۔جن کی فرماں برداری اس پر لازم سمجھی جاتی ہے۔عورت کو جائیداد خیال کیا جاتا ہے۔اسے ہر صورت میں خاندان کے مرد حضرات کی تابع داری کرنا لازم ہوتا ہے''۔(35)

Culture of Honour and Shame

بہت ساری آبادیوں میں خاندانی عزت کو انتہائی اہمیت دی جاتی ہے خاندان کو عزت کا بنیادی ذریعہ خیال کیا جاتا ہے۔ عزت اور خاندان کے درمیان تعلقات اقدار اسی کو تصور کیا جاتا ہے۔خاندان کے افراد کی جانب سے ایسے افعال بے عزتی خیال کیے جاتے ہیں جو کہ معاشرے میں ناپسندیدہ ہوں(36)

Laws

لیگل فریم ورک بھی غیرت کی بناء پر قتل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس طرح کے قوانین ایک طرف قتل کہ شبہ دیتے ہیں اور دوسری طرف مختلف جنسی جرائم کے رویے پروان چڑھاتے ہیں جیسا کہ ایک سے زیادہ شادیوں کا رجحان(37) کیونکہ غیرت کی بنیاد پر قتل کے مقدمات میں اکثر بیشتر قتل قانون کے شکنجے میں نہیں آتا اور یوں غیرت کے نام پر انسانیات قتل کا کلچر فروغ پاتا رہتا ہے۔

Forced Suicide as a Substitue

خودکشی پر مجبور کرنے والی طاقتیں بھی غیرت کی وجہ سے قتل کی جگہ لے لیتی ہیں اس سلسلے میں خاندان کے افراد براہ راست خود قتل نہیں کرتے لیکن ملزم یا مجرم کو خودکشی کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔اسطرح کی خودکشیاں ترکی میں عام ہیں۔(38)

Widney Brown جو کہ ہیومن رائٹس واچ کا ڈائریکٹر ہے کہتا ہے کہ اس طرح کی پریکٹس ثقافتوں اور مذاہب سے کہیں دُور تک جاتی ہے ہیومن رائٹس کے معاوئین موازنہ کرتے ہیں کہ ''غیرت کی بنا پر قتل'' اور جذبات کی وجہ سے جرائم'' کہ لاطینی امریکہ اور انڈیا میں جہیز میں کمی کی وجہ سے بیشمار عورتیں قتل کردی جاتی ہیں۔(39)

''جب ہم غیرت کے نام عورت کے قتل کی بات کرتے ہیں کہ بحث کا رخ ایک اور طرف چلا جاتا ہے اور وہ ہے''۔

''حقوق و فرائض''

اور جب حقوق وفرائض کی بات کرتے ہیں تو پھر ان کے مخاطب والدین اور اولاد دونوں ہیں اور امر واقع یہ ہے کہ والدین کے جو فرائض ہیں مثلاً: اولاد کا درست کا نام تعلیم وتربیت اور بلوغت پر''کفو'' (برابری) کا لحاظ رکھتے ان کی شادی وغیرہ وہی دراصل اولاد کے حقوق ہیں اسی طرح اولاد کے جو فرائض ہیں مثلا والدین کی معروف میں اطاعت، ادب اور خدمت اور ان کے ساتھ احسان وغیرہ تو یہ والدین کے حقوق ہیں (سورۃ بنی اسرائیل کے تیسرے رکوع کا حوالہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان میں سے ہر ایک اپنا اپنا فرض ادا کرے گا اور دوسرے کا حق خود بخود ہی ادا ہو جائے گا۔

اگر ان میں سے ہر ایک اپنا فرض کی بجائے صرف اپنے حق کی وصولی کا دوسرے سے مطالبہ کرے گا تو یہی خاندانی نظام کی تباہی اور لڑائی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اور گر بدقسمتی سے ایک مرتبہ یہ سلسلہ شروع ہوگیا اس بات سے قطع نظر کہ کوتاہی میں پہل کس کی طرف سے ہے تو پھر اس سلسلہ کے اختتام کے آثار دور دور تک نظر نہیں آتے۔

بقول میرے قابلِ احترام جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد غازی صاحبؒ کے کہ: جب اولاد کی صحیح تعلیم اور تربیت کا وقت ہوتا ہے تو والدین کے پاس وقت نہیں ہوتا اور وہ اپنے اس اہم اور بنیادی فرض سے پہلو اور غفلت کا نظاہرہ کرتے ہیں اور یہ ذمہ داری وہ ایسے تعلیم اداروں اور ان میں تعلیم پر مامور اساتذہ کے سپرد کر دیتے ہیں جو نہ صرف یہ کہ اسلامی تعلیم و تربیت سے ناواقف ہوتے ہیں بلکہ اکثر اوقات ان کی اپنی تعلیم و ترتیب غیر اسلامی خطوط پر استوار ہوتی ہے بلکہ اگر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ وہ اکثر اخلاقی باختگی پر مبنی ہوتی ہے پھر جب یہی اولاد بڑی ہو کر والدین سے بغاوت کرتی ہے تو پھر روتے پھرتے ہیں کہ اولاد نافرمان ہے اور وہ یہ شکوہ کرتے وقت اس بات بھول جاتے ہیں کہ یہ وہی ننا پودا ہے جو انھوں نے اپنے ہاتھوں سے آج سے ۲۰ سال پہلے لگایا تھا لیکن اس کی آبیاری غبار کے ہاتھوں انجام پائی ہے اور آج پورا ایک تن آور بار آور درخت بن چکا ہے جس کا پھل والدین کو ہی طوعاً و کرہاً چکھنا ہے۔

لہٰذا غیرت کے نام پر عورت کے قتل جیسے بھیاتک جرم سے بچنے کے لیے دُنیا و آخرت میں اس کے انجام اسلامی تعلیمات سے مکمل آگاہی اور شعور کے ساتھ اس پر عمل کرنا یا دوسرے لفظوں میں اپنے فرائض کی ادائیگی کتنی ضروری ہے اس کا اندازہ لگانا بہت آسان ہے۔

اسلام نے انسانی حقوق کا کتنا خیال رکھا ہے اس کو میں ایک مثال سے واضح کرتا ہوں آپ سب اہل علم اس سے واقف ہیں اگر کوئی شادی شدہ مرد فوت ہو جائے اور اس کی بیوہ حاملہ ہو تو عورت کی عدت بالاتفاق وضع حمل ہے (سورۃ الطلاق۔آیت نمبر 4)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک یہ عورت اپنے فوت شدہ خاوند کے بچے کو جنم نہیں دے دیتی اس وقت تک فوت شدہ مرد کی وراثت تقسیم نہیں ہوسکتی۔اسلام نے ایسے انسان (مرد و عورت) اور اس کے حقوق کا بھی تحفظ کیا ہے جو خود اپنے حقوق کا نہ تو مطالبہ کر سکتا ہے نہ اپنے حقوق کو وصول کر سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام سب کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔اس کو ڈاکٹر محمود غازی ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں کہ ''اس بچے کی ولادت تک باپ کی وراثت تقسیم نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس بچے نے مادرِ رحم میں بیٹھے بیٹھے اپنے باپ کی وراثت کی تقسیم کے خلاف Stay لے لیا ہے کہ جب تک میں دنیا میں نہ آجاؤں میرے باپ کی وراثت تقسیم نہیں ہوسکتی''۔جس مذہب نے بظاہر اتنے کمزور، ضعیف، ناتواں کے حق کی اتنی حفاظت کی ہے اور اس کو اتنا طاقتور بنایا کہ وہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس سے یہ حق لے کر اس کا Stay خارج کروا سکے۔تو اس نے ایسے انسان کے بارے میں خواہ مرد ہو یا عورت جو دنیا میں آچکا ہے اس کو بنیادی 5 حقوق دے کر ان کو مقاصد شریعہ کا درجہ دیا گویا کہ ان کا تحفظ ہی شریعت کا اولین مقصد ہے اور خود انسان کو بھی اپنی مرضی سے ان حقوق کو ترک کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ انسان اپنی جسم سے فائدہ تو اٹھا سکتا ہے لیکن اسے فروخت یا ضائع یا بیکار نہیں کر سکتا اسی وجہ سے شریعت میں خودکشی حرام ہے اور انسان کے ان حقوق کو کسی بھی طریقے سے ضائع کرنے والے کیلئے شریعت نے جو سزا مقرر کی ہے اس کا نام حدود رکھا گیا ہے۔یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں جو اس نے انسان کو بطور احسان عطا فرمائی ہیں اور سورۃ رحمٰن کی آیت نمبر 60 میں ارشاد ہے: ''ھل جزاء الاحسان الا الاحسان'' احسان کا

بدلہ صرف احسان ہے۔

دنیا بھر میں انسانی حقوق کے نام پر (حقیقتاً انسانی حقوق سے اکثر و بیشتر نابلد افراد کا مجموعہ) ان کے بقول انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر مختلف تربیتی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں تا کہ معاشرے میں احترام انسانی کی فضا پیدا ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں غیرت کے نام پر قتل کے واقعات کی رپورٹیں تجزیے جائزے مستقل طور پر دنیا کی اکثر و بیشتر زبانوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ہم اپنے وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (HRCP) کی مختلف اوقات میں شائع ہونے والی رپورٹوں کا جائزہ لیں تو یہ تصویر ہمارے سامنے آتی ہے جس میں سے ''ماہنامہ جہد حق'' میں شائع ہونے والی چیدہ چیدہ رپورٹوں کا خلاصہ ہم یہاں اپنے مقالے میں ذکر کر رہے ہیں:۔

جنوری 2014 سے 26 نومبر سے 22 دسمبر تک (غیرت کے نام عورتوں اور مردوں کا قتل)

1. اکتوبر 2011 — 23 اگست 24 ستمبر تک۔

غیرت کے نام پر قتل	جنسی تشدد کے واقعات
36 افراد قتل۔	34 افراد۔
26 خواتین۔	27 خواتین۔
10 مرد۔	7 مرد۔

2. اگست 2012 — 26 جون سے 21 جولائی تک۔

غیرت کے نام پر قتل	جنسی تشدد کے واقعات
37 افراد قتل۔	39 افراد۔
23 خواتین۔	32 خواتین۔
14 مرد۔	7 مرد۔

3. دسمبر 2012 — 25 اکتوبر سے 21 نومبر تک۔

غیرت کے نام پر قتل	جنسی تشدد کے واقعات
41 افراد قتل۔	15 افراد۔
29 خواتین۔	08 خواتین۔
12 مرد۔	07 مرد۔

4. مارچ 2013	**27 جنوری سے 24 فروری تک۔**
غیرت کے نام پر قتل	جنسی تشدد کے واقعات
36 افراد قتل۔	40 افراد
24 خواتین	31 خواتین
12 مرد	09 مرد
5. مئی 2013	**26 مارچ سے 25 اپریل تک۔**
غیرت کے نام پر قتل	جنسی تشدد کے واقعات
39 افراد قتل۔	42 افراد
28 خواتین	34 خواتین
11 مرد	08 مرد
6. جنوری 2014	**26 نومبر سے 22 دسمبر تک۔**
غیرت کے نام پر قتل	جنسی تشدد کے واقعات
39 افراد قتل۔	42 افراد
28 خواتین	34 خواتین
11 مرد	08 مرد

خلاصہ کلام یہ ہے کہ غیرت کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ غیرت ایمانی۔ ۲۔ غیرت انسانی۔

ہمارے مذکورہ بالا گفتگو اور مندرجہ بالا رپورٹوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انسانی تاریخ میں غیرت کی ان دونوں بنیادوں پر مرد عورت دونوں کا قتل ہوتا رہا۔ اور عجیب بات ہے کہ غیرت Honor Killings کی تعریف کی طرح اس کے اسباب محرکات اگر چہ ہر دور میں مختلف رہے ہیں لیکن اس کی سزا پر اتفاق رہا ہے۔ انسانی تاریخ کے پہلے قتل سے لے کر تا دمِ تحریر (11-04-2014) غیرت کے نام پر قتل کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان علم ترقی تہذیب کی جن منازل کو طے کر کہ یہاں تک پہنچا ہے ان سب کے باوجود فکر عمل کی دُنیا میں وہ آج بھی انسانی تاریخ کے ابتدائی دور میں کھڑا نظر آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ دور جدید کی تعلیم، تحقیق، تہذیب اور تسخیر کائنات کے باوجود انسان کے ہاتھوں نہ صرف انسان کا استحصال بلکہ اُسکا قتل عام بھی جاری ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اب انسانیت کے ہاتھوں محفوظ بنانے کے لیے کتنی تعلیم، تہذیب اور حکمت عملی کی ضرورت ہے تاکہ یہ بات انسانیت کی سمجھ میں اچھی طرح آجائے کہ انسان کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے اور جان بھی

اُسکی دی ہوئی ہے اور وہ ہی اُسے واپس لے سکتا ہے یہ حق سوائے اللہ تعالیٰ کے تین جرموں کی سزا کہ "(1 ارتداد۔ 2۔شادی شودہ زنانی۔ 3۔اور مسلمان کا ناحق قاتل۔ کہ ان میں پہلے اور تیسرے کی سزا موت ہے اور دوسرے کی سزا رجم جسکی تفصیلات کتب حدیث اور فقہ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں") اللہ تعالیٰ نے یہ حق کسی اور کو نہیں دیا۔ ۱۰ استمبر ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ کے اجلاس میں انسان کے درجہ ذیل چار انسانی حقوق کا ذکر کیا گیا تھا:

۱۔ زندہ رہنے کا حق۔ ۲۔ آزاد رہنے کا حق۔ ۳۔ آزاد رائے کا حق۔

۴۔ لوگوں سے ملنے جلنے کا حق۔

یہ سارے حقوق اللہ تعالیٰ نے اور اُسکے عطاء کردہ مذہب اسلام نے بھی انسان کو دیے ہیں سوال یہ ہے کہ آج کی مہذب دُنیا کا انسان اپنے علاوہ کسی دوسرے انسان کے بنیادی حق کو تسلیم کرنے کو تیار ہے اور اگر اُس کے سامنے کسی پر کسی کی جان مال اور عزت کو پامال کیا جا رہا ہو یہ اُس مظلوم کو اُس کا حق دینے یا دلانے کے لیے تیار ہے؟ غیرت کے نام پر انسانیت کے قتل اور جنسی تشدد مذکورہ بالا واقعات آج کی مہذب دُنیا کا منہ چھڑانے کے کافی ہیں اور عصر حاضر کی تعلیم یافتہ اقوام کے منہ پر ایک تھپڑ ہے اور اس سے نکالنے کے لیے موثر حکمت عملی اور منصوبہ بندی بحال انسان کو ہی کرنی ہے اور اس کا بہترین حل اسلامی تعلیمات پر مکمل اور اخلاص کے ساتھ خوف خدا کے ساتھ عمل کرنے پر ہی منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائے آمین ثم آمین۔

﴿حواشی﴾

۱۔ سورۃ النحل آیت: ۵۸ تا ۵۹۔

۲۔ سورۃ التکویر آیت: ۸۔

۳۔ سورۃ النساء آیت: ۹۳۔

۴۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۴۴۳ مکتبہ (دارالسلام ط: ۲۔ الریاض، مارچ ۱۹۹۱)۔

۵۔ (i) صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۲۰۰ مکتبہ (دارالسلام ط: ۲۔ الریاض، مارچ ۱۹۹۱)۔

(ii) سورۃ المائدہ آیت: ۲۸ تا ۳۰۔

(iii) ماہنامہ مسیحائی کراچی ختم نبوت نمبر ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء۔ قانون انسداد توہین رسالت ﷺ سماجی، سیاسی اور تاریخی مطالعہ۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ صفحہ: ۱۶۱۔ ناشر احمد خیرالدین کا انصاری بی/۱۹ بلاک A، شارع بابر نارتھ ناظم آباد کراچی 2010 پاکستان۔

(iv) سابق مرجع صفحہ: ۱۶۲۔ (v) سابق مرجع صفحہ: ۱۶۳۔

(vi) سابق مرجع صفحہ:۱۶۴۔ (vii) سابق مرجع صفحہ:۱۶۵۔

۶۔ سورۃ النور آیت:۴۔

۷۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر حدیث نمبر ۴۷۴۵۔

۸۔ سورۃ الاحزاب آیت:۷۲۔

۹۔ سورۃ حم السجدہ آیت:۴۶۔

۱۰۔ المستصفی امام محمد بن محمد الغزالیؒ ۴۸۱/۲۔

۱۱۔ مقاصد الشرعیہ للیوبی۔۳۲۔

۱۲۔ الاحکام فی اُصول الاحکام للآمدی، ۲۷۱/۳۔

۱۳۔ الدھلوی، احمد بن عبدالرحیم، شاہ واللہ، حجۃ اللہ البالغہ، مکتبہ سلفیہ، لاہور، ۱۳۵۹ء، ۳/۱۔

۱۴۔ علال الفاسی، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ ومکارمھا، دار الغرب الاسلامی ۱۹۹۳، ص ۷۔

۱۵۔ القرضاوی، یوسف عبداللہ، الاجتھاد فی الشرعیہ الاسلامیہ دار القلم، کویت، ۱۴۰۶ھ، ص ۴۳۔

۱۶۔ وہبہ الزحیلی، دکتور، اصول الفقہ الاسلامی، دار الفکر دمشق، ۱۴۰۶، ۱۱۷/۲۔

۱۳۔ صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، حدیث نمبر ۴۷۴۵۔ مکتبہ (دار السلام ط:۲۔ الریاض، مارچ ۱۹۹۱)۔

۱۴۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر 72۔

۱۵۔ سورۃ حم السجدہ۔ آیت 46۔

۱۶۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلی اُصول الفقہ الاسلامی ۱۱۷/۲۔ دار الفکر دمشق، ۱۴۰۶۔

۱۷۔ "Violence Against Women and "Honor" Crimes". Human Rights Watch. Retrieved 6 April 2001

۱۸۔ a b "UNICEF Turkey: Protective Environment for Children; Honour Crimes and Forced Suicides". unicef.org.tr. Retrieved 23 December 2013.

۱۹ ^http://www1.umn.edu/humanrts/svaw/advocacy/modelsessions/what_is_GBV.PDF

۲۰۔ ""Honor killing" under growing scrutiny in the U.S. - Crimesider". CBS News. Retrieved 16 August 2013.

۲۱۔ ^ Maher, Ahmed (20 June 2013). "Many Jordan teenagers 'support honour killings'". bbc.co.uk. Retrieved 23 December 2013.

۲۲۔ "'Honour' attack numbers revealed by UK police forces". bbc.co.uk.3 December 2011. Retrieved 23 December 2013.

۲۳۔ ^ Suzanne Ruggi. "Commodifying Honor in Female Sexuality: Honor Killings in Palestine". Middle East Research and Information Project. Retrieved 8 February 2008.

۲۴۔ ^ "Broken bodies, shattered minds: Torture and ill-treatment of women". Amnesty International. Retrieved 6 March 2001.

۲۵۔ ^ a b Carolyn Fluehr-Lobban. "Cultural Relativism and Universal Rights". Retrieved 2 December 2011.

۲۶۔ Palash R. Ghosh. "Honor Crimes in Britain Far More Prevalent than Formerly Thought". International Business Times. Retrieved 2 December 2011.

۲۷۔ "One in 10 'backs honor killings'". BBC News. Retrieved 8 December 2001.

۲۸۔ ^ "PAKISTAN Honour killings of girls and women". Amnesty International. Archived from the original on 5 June 2008. Retrieved 15 April 2008.

۲۹۔ ^ Culture of Discrimination: A Fact Sheet on "Honor" Killings. Amnestyusa.org. Retrieved on 1 October 2011.

۳۰۔ ^ Murat Gezer. "Honor killing perpetrators welcomed by society, study reveals".Today's Zaman. Archived from the original on 19 July 2008. Retrieved 15 July 2008.

۳۱۔ ^ Fareena Alam (6 July 2004). "Take the Honor Out of Killing". London: The Guardian. Retrieved 2 December 2011.

۳۲۔ ^ Marina Jimenez. "Gay Jordanian now 'gloriously free' in Canada". Toronto:The Globe and Mail. Retrieved 20 May 2004.

۳۳۔ ^ Bilefsky, Dan (26 November 2009). "Soul-Searching in Turkey After a Gay Man Is Killed". New York Times. pp. A16. Retrieved 26 November 2009.

۳۴۔ ^ "Ethics: Honour crimes". BBC. 1 January 1970. Retrieved 23 December 2013.

۳۵۔ ^ a b c http://edz.bib.uni-mannheim.de/daten/edz-ma/ep/07/EST18859.pdf

۳۶۔ ^ a b c

۳۷۔ http://edz.bib.uni-mannheim.de/daten/edz-ma/ep/07/EST18859.pdf

۳۸۔ ^ a b Krishan Bir Singh (1 January 1970). "Honour Killing - A Study of the Causes and Remedies in its

SocioLegal Aspect". academia.edu. Retrieved 23 December 2013.

۳۹۔ a b c d Hillary Mayell Thousands of Women Killed for Family "Honor". National Geographic News. 12 February 2002

۴۰۔ ماہنامہ جہد حق جلد ۱۸ شمارہ ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۰۔ جلد ۱۹ شمارہ ۸ اگست ۲۰۱۲۔ جلد ۱۹ شمارہ ۱۲ دسمبر ۲۰۱۲۔ جلد ۲۰ شمارہ ۳ مارچ ۲۰۱۳۔ جلد ۲۰ شمارہ ۵ مئی ۲۰۱۳۔ جلد ۲۱ شمارہ ا جنوری ۲۰۱۴۔